ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:20نومبر 1964

رامکرنداس رادھاواللبھ

بنام

بھگوان داس دوارکاداس

[اے.کے. سرکار اور آر.ایس. بچاوت، جسٹس صاحبان]

بمبئی رینٹس، ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس (کنٹرول) ایکٹ، 1947-ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد- قاعدہ 8- آیا خارج از اختیار ہے.

ضابطہ اخلاق دیوانی (ایکٹ 5، سال 1908)، دفعہ 151- موروثی اختیارات، کا استعمال.

اپیل کنندہ فرم بمبئی میں ایک فلیٹ کا کرایہ دار اور مدعا علیہ مکان مالک تھا. فریقین بمبئی رینٹس، ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس (کنٹرول) ایکٹ، 1947 کے تحت چلائے جاتے تھے. ایکٹ کے تحت قاعدہ 8 نے ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 37 میں یہ طریقہ کار کرایہ دار کے خلاف مالک مکان کے قبضے کے مقدمے پر لاگو کیا تھا. مدعا علیہ نے بمبئی ہائی کورٹ کے ذریعہ ترمیم شدہ آرڈر 37 کے قاعدہ 2 میں طے شدہ طریقہ کار کے تحت درخواست گزار کو مقدمہ کے احاطے سے نکالنے کے لئے مقدمہ دائر کیا. اس طریقہ کار کے تحت ٹرائل کورٹ نے درخواست گزار کو اس شرط پر مقدمہ کا دفاع کرنے کی اجازت دی کہ وہ کرایہ کے بقایا جات مقررہ اقساط میں ادا کرے. اپیل کنندہ کی جانب سے یہ رقم ادا کرنے میں ناکامی پر ٹرائل کورٹ نے اسے دفاع کی اجازت دیے بغیر اس کے خلاف ڈگری دے دی. آرڈر 37 کے قاعدہ 4 کے تحت ڈگری کو منسوخ کرنے کی ان کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی، کیونکہ اس قاعدے کے تحت ضروری خصوصی حالات موجود نہیں تھے. اپیل میں عدالتِ مطالبہ خفیفہ کی بنچ نے اس ڈگری کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ ٹرائل کورٹ کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 151 کے تحت اپنے موروثی اختیارات کے استعمال پر غور کرنا چاہیے تھا. مدعا علیہ اور مکان مالک کی اپیل پر ہائی کورٹ نے کہا کہ اس معاملے میں دفعہ 151 کا اطلاق نہیں ہوتا. درخواست گزار خصوصی اجازت پر سپریم کورٹ آیا تھا.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 151 کے اطلاق کے علاوہ، اپیل کنندہ کی دلیل یہ تھی کہ قاعدہ 8 جس نے آرڈر 37 کو رینٹس ایکٹ کے تحت مقدمات پر لاگو کیا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ رینٹ ایکٹ کی دفعات کے تحت عدالت کو کرایہ دار کی اختیار پر غور کرنا تھا اور اسے ڈگری پاس کرنے یا نہ کرنے کی صوابدید تھی، جبکہ آرڈر 37 کے قاعدے 2 کے تحت ایک بار کرایہ دار کے نادہندہ ہونے کے بعد عدالت کے پاس اس کے خلاف ڈگری پاس کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا.

حکم ہوا کہ: (i) عدالت کو بہت ہی غیر معمولی حالات میں موروثی اختیارات کا استعمال کرنا ہوتا ہے جس کے لیے ضابطہ اخلاق میں کوئی خاص طریقہ کار نہیں دیا گیا ہے. آرڈر 37 کا قاعدہ 4 واضح طور پر عدالت کو اس حکم کی دفعات کے تحت ڈگری کو الگ کرنے کا اختیار دیتا ہے. لہذا اگر کوئی معاملہ اس اصول کی دفعات کے تحت نہیں آتا ہے تو اس طرح کی ڈگری کو الگ کرنے کے لیے دفعہ 151 کا سہارا لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے. [189 B-C]

(ii) اپیل آرڈر 37 کے قاعدہ 4 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست پر منظور کردہ حکم کے خلاف تھی. اگر اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول کیا جائے کہ آرڈر 37 لاگو نہیں تھا تو نتیجہ ڈگری کو الگ کرنے کا نہیں ہوگا. یہ صرف اس کی درخواست کو نااہل قرار دیتے ہوئے مسترد کرنے کا سبب بنے گا. اس لیے اپیل میں اس دلیل کی بنیاد پر کوئی راحت نہیں دی جاسکی. [190 F-G]

(iii) یہ کہنا درست نہیں ہے کہ جب مدعا علیہ کو دفاع کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے تو عدالت ڈگری پاس کرنے کی پابند ہے. آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدے 2 میں جس بات پر غور کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عدالت مدعی کے بیانات کو درست کے طور پر قبول کرے گی اور ان بیانات پر ایسی ڈگری حاصل کرے گی جس کا مدعی قانونی طور پر حقدار ہو. اگر شکایت کارروائی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کرتی ہے، تو عدالت مدعی کے حق میں کوئی ڈگری پاس نہیں کرسکتی. اگر قانون عدالت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تسلیم شدہ حقائق پر صوابدیدی کا استعمال کرے، تو اسے ایسا کرنا پڑے گا.
[191 B-D]

(iv) آرڈر 37 کے تحت طے شدہ طریقہ کار میں مدعا علیہ کو عدالت کی صوابدید کے استعمال میں مدد کرنے کے لیے مقدمے کا اپنا پہلو رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے، لیکن اس سے رینٹس ایکٹ کے ساتھ کوئی تنازعہ پیدا نہیں ہوتا ہے. حقوق کے استعمال کے لیے طریقہ کار کے قواعد وضع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیے جاسکتے ہیں اور اس طرح کے قواعد صرف اس وجہ سے غیر فعال نہیں ہیں کہ ان کے مطابق حق کا استعمال کیا جانا چاہیے. لہذا قاعدہ 8 خارج از اختیار نہیں ہے. [191 D-F]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 851، سال 1964.

دیوانی نظر ثانی درخواست نمبری 1969، سال 1962 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 17 فروری 1964 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل.

اپیل گزار کی طرف سے ڈی آر دھنوکا، کے راجندر چودھری اور کے آر چودھری.

مدعا علیہ کی طرف سے پرشوتم تریکمداس، ایس ٹی تاجسی والا، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن.

عدالت کا فیصلہ جسٹس سرکار نے سنایا.

اپیل کنندہ بمبئی میں تیسری منزل کے فلیٹ کے مدعا علیہ کا کرایہ دار تھا. کرایہ داری بمبئی رینٹس، ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس (کنٹرول) ایکٹ، 1947 کے تحت چلتی تھی، جسے بعد میں رینٹس ایکٹ کہا جاتا ہے. ہم اپیل کنندہ کو کرایہ دار اور مدعا علیہ کو مکان مالک کے طور پر حوالہ دیں گے.

مکان مالک نے ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 37 کے تحت دائر مقدمے میں کرایہ دار کے خلاف اخراج کی ڈگری حاصل کی اور موجودہ اپیل کرایہ دار کی طرف سے اس آرڈر کے قاعدہ 4 کے تحت اس ڈگری کو الگ کرنے کی درخواست سے پیدا ہوتی ہے. سوال یہ ہے کہ کیا ڈگری کو الگ رکھا جانا چاہیے؟

اپیل کے تحت فیصلہ منظور ہونے سے پہلے فریقین کے درمیان مختلف کارروائی ہوئی تھی لیکن ان سب کا حوالہ دینا غیر ضروری ہوگا. یہ مقدمہ یکم نومبر 1960 کو عدالتِ مطالبہ خفیفہ، بمبئی میں دو بنیادوں پر خارج کرنے کے لیے دائر کیا گیا تھا، یعنی (1) کرایہ کی ادائیگی میں ایک خاص نادہندگی اور (2) تباہ شدہ احاطے کو غیر قانونی طور ذیلی کرایہ پر کرنا. اگر یہ بنیادیں ثابت ہو جائیں تو رینٹس ایکٹ باہر نکالنے کی اجازت دیتا ہے. کرایہ دار 3 دسمبر 1960 کو مقدمے میں پیش ہوا. 23 مارچ 1961 کو، مکان مالک نے آرڈر 37 قاعدہ 2 کے تحت فیصلے کے لیے سمن نکالا اور کرایہ دار نے حلف نامے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے اس سمن کی مخالفت کی، جس میں ان تفصیلات کو خارج کرنے کے دعوے کے لیے مختلف دفاع پیش کیے گئے جن کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے.2 مئی 1961 کو، اس سمن پر فریقین کی رضامندی سے ایک حکم دیا گیا تھا جس میں کرایہ دار کو کرایہ کے بقایا جات کی وجہ سے کچھ قسطوں کے ذریعے عدالت میں رقم جمع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور یہ فراہم کی گئی تھی کہ اگر اس نے مذکورہ تاریخوں پر ادائیگی کرنے میں غلطی کی ہے، تو مقدمہ قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے مقرر کیا جانا تھا. اس حکم کا اثر واضح طور پر دفاع کے لیے مشروط اجازت دینا تھا تاکہ ان شرائط کو پورا کرنے میں ناکامی پر کرایہ دار کو حکم 37، قاعدہ 2 کی دفعات کے تحت کارروائی کا دفاع کرنے کا حق حاصل نہ رہے.

اب رضامندی کے حکم کے تحت پہلی قسط یکم جون 1961 کو قابل ادائیگی تھی. تاہم اس کی ادائیگی نہیں کی گئی. اس کے بعد کرایہ دار نے وقت میں توسیع کے لیے درخواست دی اور اسے 22 جون 1961 کو مسترد کر دیا گیا. اس نے وقت میں توسیع سے انکار کرنے کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی لیکن اسے مسترد کر دیا گیا. کرایہ دار نے پھر 2 مئی 1961 کے رضامندی کے حکم کے خلاف اپیل کی لیکن یہ بھی ناکام رہا. اس کے بعد 28 جون 1961 کو مقدمہ فہرست میں ڈال دیا گیا اور شکایت میں دیے گئے بیانات کی بنیاد پر اور کرایہ دار کو پیش ہونے اور مخالفت کرنے کی اجازت دیے بغیر آرڈر 37 کی دفعات کے تحت اس تاریخ کو خارج کرنے کی ڈگری منظور کی گئی. یہ وہ ڈگری ہے جسے کرایہ دار نے الگ رکھنے کی کوشش کی تھی. یہ فریقین کے درمیان تمام کارروائیاں ہیں جن کا اس فیصلے کے مقصد کے لیے ذکر کرنے کی ضرورت ہے.

12 ستمبر 1961 کو آرڈر 37 کے قاعدہ 4 کے تحت خارج کرنے کی ڈگری کو الگ کرنے کی درخواست ٹرائل کورٹ میں کی گئی. ٹرائل کورٹ نے درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ کرایہ دار کی طرف سے ڈگری کو الگ کرنے کے لیے قاعدہ 4 آرڈر 37 کے مطابق کوئی خاص بنیاد نہیں بنائی گئی تھی. کرایہ دار نے پھر اس حکم سے رینٹس ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت عدالتِ مطالبہ خفیفہ کے بنچ میں اپیل کی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اپیل کو نظر ثانی کے طور پر مانا ہے. اس بنچ نے ٹرائل کورٹ سے اتفاق کیا کہ آرڈر 37 کے قاعدہ 4 کے تحت مطلوبہ کوئی خاص حالات ڈگری کو الگ کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے نہیں بنائے گئے تھے، لیکن اس نے مشاہدہ کیا کہ عدالت نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آیا کرایہ دار کو ضابطہ کی دفعہ 151 کے تحت راحت دی جا سکتی ہے اور خود اس دفعہ کے تحت کام کرنے والی ڈگری کو الگ کر دیا. مکان مالک نے بنچ کے فیصلے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی. ہائی کورٹ نے نچلی عدالتوں سے اتفاق کیا کہ ڈگری کو الگ کرنے کا جواز پیش کرنے والے کوئی خاص حالات موجود نہیں ہیں. تاہم اس نے مؤقف اختیار کیا کہ موجودہ معاملے میں دفعہ 151 کو لاگو کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ضابطہ اخلاق کے آرڈر 37 کے اصول 4 نے اس کے لیے خصوصی التزام کیا تھا. اس نے کرایہ دار کی طرف سے اٹھائے گئے دیگر تنازعات کو بھی مسترد کر دیا، جن میں سے ایک کا ہم بعد میں حوالہ دیں گے. نتیجے میں ہائی کورٹ نے اپیل کی اجازت دی اور اس لیے اس عدالت میں موجودہ اپیل کی.

کرایہ دار کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ہائی کورٹ کا یہ خیال غلط تھا کہ موجودہ مقدمے پر دفعہ 151 کا کوئی اطلاق نہیں ہے. ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں. اس عدالت نے منوہر لال بمقابلہ سیٹھ ہیرا لال([1]) میں مشاہدہ کیا ہے، "عدالت کو بہت ہی غیر معمولی حالات میں موروثی اختیارات کا استعمال کرنا ہے، جس کے لیے ضابطہ اخلاق میں کوئی طریقہ کار نہیں دیا گیا ہے." یہ ایک اچھی طرح سے تسلیم شدہ اصول ہے. آرڈر 37 کا قاعدہ 4 واضح طور پر عدالت کو اس آرڈر کی دفعات کے تحت منظور شدہ ڈگری کو الگ کرنے کا اختیار دیتا ہے. اس طرح آرڈر 37 کے تحت منظور شدہ ڈگری کو الگ کرنے کے لیے واضح اہتمام بنایا گیا ہے اور اس لیے اگر کوئی معاملہ اس اصول کی دفعات کے تحت نہیں آتا ہے تو اس طرح کی ڈگری کو الگ کرنے کے لیے دفعہ 151 کا سہارا لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے. اس لیے ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ عدالتِ مطالبہ خفیفہ کی اپیلٹ بنچ نے دفعہ 151 کے تحت اختیارات کے استعمال میں ایک طرفہ ڈگری کو الگ کرنے میں غلطی کی تھی. ایک بار پھر تمام عدالتوں نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے، اور ہم صحیح سمجھتے ہیں، کہ موجودہ معاملے میں آرڈر 37 کے قاعدہ 4 کے تحت ڈگری کو الگ کرنے کا جواز پیش کرنے والے کوئی حالات موجود نہیں ہیں. ہم نے کرایہ دار کے لیے اس عدالت میں ایسے کسی بھی حالات پر انحصار کرنے کے فاضل وکیل کو بھی نہیں سمجھا. اس لیے اس آرڈر کے تحت ڈگری کو الگ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.

کرایہ دار کے فاضل وکیل کی طرف سے دلیل دی گئی اگلی بات یہ تھی کہ آرڈر 37 رینٹس ایکٹ کی دفعات کے پیش نظر اخراج کی ڈگری پر لاگو نہیں ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صرف ایسی ڈگری منظور کی جا سکتی ہے. اب ایکٹ کا دفعہ 49 حکومت کو اس کی دفعات کو نافذ کرنے کے مقصد سے قواعد بنانے کا اختیار دیتا ہے. حکومت نے ان اختیارات کے تحت کچھ قواعد بنائے اور ان قواعد میں سے قاعدہ 8 فراہم کرتا ہے جو اس کے تحت موزوں ہے. ایکٹ آرڈر 37 میں طے شدہ طریقہ کار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے مطابق قائم کیا جاسکتا ہے. یہ اس اصول کی وجہ سے ہے کہ مکان مالک نے آرڈر 37 میں طے شدہ طریقہ کار کے تحت باہر نکالنے کے لیے اپنا مقدمہ دائر کیا. بمبئی ہائی کورٹ نے ضابطہ اخلاق میں موجود آرڈر 37 کی دفعات میں کچھ ترامیم کی تھیں. اس آرڈر کا قاعدہ 2 جیسا کہ اس طرح ترمیم شدہ ہے اور جہاں تک متعلقہ ہے، ان شرائط میں ہے:

> **قاعدہ 2. (1) " وہ مقدمات جن میں مکان مالک غیر منقولہ جائیداد کا قبضہ بازیافت کرنا چاہتا ہے. اگر مدعی اس کے تحت آگے بڑھنا چاہتا ہے تو، مقررہ فارم میں شکایت پیش کر کے قائم کیا جاسکتا ہے لیکن سمن ضمیمہ B میں فارم نمبر 4 میں، یا ایسی دوسری شکل میں ہو گا جو وقتاً فوقتاً مقرر کیا جائے.**
>
> **(2) کسی بھی صورت میں جس میں مدعی اور سمن بالترتیب اس طرح کی شکلوں میں ہوں، مدعاعلیہ اس وقت تک مقدمے کا دفاع نہیں کرے گا جب تک کہ وہ پیشی میں داخل نہ ہو اور کسی جج سے اجازت حاصل نہ کر لے جیسا کہ اس کے بعد دفاع کے لیے فراہم کیا گیا ہے. اور اس کی پیشی میں داخل ہونے اور دفاع کے لیے اس طرح کی اجازت حاصل کرنے میں ناکامی پر، مدعی میں لگائے گئے الزامات کو قبول سمجھا جائے گا، اور مدعی قبضے کی ڈگری کا حقدار ہو گا................................"**

یہ اس اصول کی وجہ سے ہے کہ موجودہ معاملے میں ڈگری کرایہ دار کو سماعت کی اجازت دیے بغیر منظور کی گئی تھی. اس کی وجہ یہ تھی کہ کرایہ دار کو 2 مئی 1961 کو اس شرط پر دفاع کرنے کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ کرایہ کے بقایاجات قسطوں میں ادا کرے جیسا کہ آرڈر میں بتایا گیا ہے. یہ آرڈر رضامندی سے دیا گیا تھا اور کرایہ دار اس شرط کو پورا کرنے میں ناکام رہا تھا، جس کا نتیجہ اسے پہلے دی گئی دفاع کی اجازت سے محروم کرنا تھا. معاملہ ایسا بن گیا جیسے کرایہ دار کو دفاع کی کوئی اجازت نہیں دی گئی تھی اور جس پر مکان مالک آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت ڈگری کا حقدار بن گیا تھا.

کرایہ دار کے لیے فاضل وکیل کی دلیل یہ ہے کہ رینٹس ایکٹ کی دفعات کے تحت مکان مالک حق کے معاملے کے طور پر ڈگری کا حقدار نہیں ہے. عدالت کو کرایہ دار کے عہدے پر غور کرنا ہوتا ہے اور اسے ڈگری پاس کرنے یا نہ کرنے کی صوابدید ہوتی ہے. لہذا، ایکٹ کے تحت چلنے والے مقدمے کے لیے آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کی دفعات جو عدالت پر اس ذیلی اصول کے اندر آنے والے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حالات میں ڈگری پاس کرنا واجب بناتی ہیں، لاگو نہیں ہوتی ہیں. یہ اس بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ رینٹس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کا قاعدہ 8 غیر فعال اور کالعدم ہے.

اس دلیل پر ہمیں جو پہلی مشکل پیدا ہوتی دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ تنازعہ درست ہے، ہم موجودہ اپیل میں ڈگری کو الگ کرنے کا حکم نہیں دے سکتے. یہ اپیل ہمارے پاس ایک درخواست سے آئی ہے جو اصل میں کرایہ دار کی طرف سے آرڈر 37 قاعدہ 4 کی دفعات کے تحت عدالتِ مطالبہ خفیفہ میں دائر کی گئی تھی. اگر موجودہ تنازعہ درست ہے، تو کرایہ دار کی درخواست مکمل طور پر نااہل تھی. تاہم اس کا نتیجہ ڈگری کو الگ کرنا نہیں ہوگا؛ یہ صرف کرایہ دار کی درخواست کو مسترد کرنے کا سبب بنے گا. کرایہ دار کو یہ ظاہر کرنے کے لیے دیگر مناسب کارروائیاں کرنی پڑتی ہیں کہ ڈگری غیر موثر تھی اگر وہ یہ دعوی کرنا چاہتا ہے کہ مقدمہ قانون میں جائز طریقہ کار کے مطابق نہیں لایا گیا تھا، اور یہ کہ اسے غیر قانونی طور پر سماعت سے محروم رکھا گیا تھا. اس نے خود آرڈر 37 کا سہارا لیا ہے، اب یہ دعوی کرنا مشکل ہے کہ یہ آرڈر مکمل طور پر لاگو نہیں ہے. مزید برآں، 2 مئی 1961 کے آرڈر پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے، اس معاملے میں اس نے واضح طور پر اتفاق کیا تھا کہ مقدمہ آرڈر 37 کے تحت لایا گیا تھا. اسے اسی مقدمے سے پیدا ہونے والی کارروائی میں اپنا موقف تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی. صرف اسی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ دلیل کی بنیاد پر اس اپیل میں اسے کوئی راحت نہیں دی جاسکتی.

قابلیت پر بھی، ہم سوچتے ہیں کہ تنازعہ غلط ہے. یہ اس بنیاد پر آگے بڑھتا ہے کہ جب مدعاعلیہ کو دفاع کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، تو عدالت ڈگری پاس کرنے کی پابند ہے. ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدے (2) میں جس بات پر غور کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عدالت مدعی کے بیانات کو درست کے طور پر قبول کرے گی اور ان بیانات پر ایسی ڈگری پاس کرے گی جس کا مدعی قانونی طور پر حقدار ہو. اگر، مثال کے طور پر، مدعی کارروائی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کرتا ہے، تو عدالت مدعی کے حق میں کوئی ڈگری پاس نہیں کر سکتی. اگر ایسا نہ ہوتا تو آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدہ (2) میں "شکایت میں لگائے گئے الزامات کو قبول سمجھا جائے گا" کے الفاظ غیر ضروری ہوتے. عدالت کو ذیلی قاعدہ (2)، آرڈر 37 کے قاعدہ 2 کے تحت ڈگری بنانے میں قانون کو ذہن میں رکھنا ہوتا ہے. اگر قانون عدالت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تسلیم شدہ حقائق پر صوابدیدی کا استعمال کرے، تو اسے ایسا کرنا ہوگا.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرڈر 37 کے تحت طے شدہ طریقہ کار میں مدعاعلیہ کو سماعت میں اس صوابدید کے استعمال میں عدالت کی مدد کرنے کے لیے مقدمے کا اپنا پہلو رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے، لیکن اس سے رینٹس ایکٹ کے ساتھ کوئی تنازعہ پیدا نہیں ہوتا ہے. ایکٹ کے ساتھ بالکل مستقل طور پر ایک قاعدہ بنایا جاسکتا ہے کہ مدعاعلیہ کو اس معاملے میں سماعت کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار اپنانا ہوگا اور ایک مخصوص وقت کے اندر عمل کرنا ہوگا. فرض کریں کہ کوئی مدعاعلیہ آرڈر 37 کے تحت نہ لائے گئے اخراج کے مقدمے میں پیش نہیں ہوتا ہے، تو کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ایکٹ نے اسے سماعت میں پیش ہونے اور اپنا مقدمہ جج کے سامنے رکھنے کا حق دیا ہے؟ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس طرح کی چیز پر ایکٹ کے ذریعے غور نہیں کیا گیا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی. حقوق کے استعمال کے لیے طریقہ کار کے قواعد وضع کیے جاسکتے ہیں اور اس طرح کے قواعد صرف اس وجہ سے غیر فعال نہیں ہیں کہ ان کے مطابق حق کا استعمال کیا جانا چاہیے. لہذا، ہمیں نہیں لگتا کہ قاعدہ 8 خارج از اختیار ہے.

پچھلے پیراگراف میں جو ہم نے کہا ہے اس میں ہم اس مفروضے پر آگے بڑھے ہیں کہ عدالت کو صوابدید حاصل ہے. رینٹس ایکٹ کی دفعہ 12 اور 13 کی کچھ دفعات ہمیں پڑھ کر سنائی گئی تھیں اور یہ دلیل دی گئی تھی کہ انہوں نے عدالت کو یہ صوابدید عطا کی ہے. اس نظریے میں جو ہم نے لیا ہے، اس تنازعہ پر کوئی رائے ظاہر کرنا غیر ضروری ہے اور ہم ایسا نہیں کرتے.

نتیجے میں یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے.

اپیل مسترد کر دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document